کے بعد دوبارہ نکاح کا جواز ہے۔ اِس مقام پر تین طلاقوں کے مسئلہ کی بحث کو چھیڑنا بلا محل ہے جو لائق التفات نہیں۔

☆ **سوال**: آج کل گنے کے سیزن میں حکومت نے گنے کی قیمت ۳۵ روپے فی من مقرر کررکھی ہے۔ لیکن شوگر ملیں کاشتکاروں کو نقد ادائیگی نہیں کرتیں بلکہ دو تین ماہ، بعض اوقات سال بھر ادائیگیاں روکے رکھتی ہیں۔ کاشتکاروں کو ذاتی بیسیوں ضرورتیں ہوتی ہیں جس کے لئے انہیں گنے کی نقد قیمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ سستے نرخوں پر گنا کسی دوسرے آدمی کو فروخت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

جس کی صورت یہ بنائی جاتی ہے کہ کاشتکار شوگر مل کو گنا دے کر سی پی آر (ایک رسید) حاصل کرلیتا ہے۔ اس سی پی آر پر گنا فروخت کرنے والے کا نام و پتہ، گنے کا وزن اور قیمت درج ہوتی ہے۔ کاشتکار یہ سی پی آر شوگر مل سے حاصل کرکے کسی دوسرے آدمی کو نقد ادائیگی اور کم قیمت پر فروخت کردیتا ہے۔

مثال کے طور پر سی پی آر پر گنے کا وزن ۴۰۰ من اور قیمت ۳۵ روپے فی من درج ہے جو مذکورہ شوگر مل کی طرف سے واجب الادا ہوتی ہے۔ لیکن کاشتکار یہ گنا ۳۰ روپے فی من کے حساب سے کسی دوسرے آدمی سے نقد رقم وصول کرکے سی پی آر اُسے دے دیتا ہے اور پھر خود یہ آدمی شوگر مل سے اصل رقم جو سی پی آر پر درج ہوتی ہے (یعنی ۳۵ روپے فی من) اُسے حاصل کرنے کا انتظار کرتا ہے۔

سوال: یہ ہے کہ گنے اور سی پی آر کی مذکورہ صورت میں خرید وفروخت جائز ہے؟ مدلل جواب تحریر فرمائیں۔ (ثناء اللہ، کوٹ رادھا کشن)

جواب: اس صورت میں سی پی آر کی حیثیت نقدی کی ہے جبکہ دوسری طرف بھی نقدی ہے۔ لہٰذا دونوں کی حیثیت سونے اور چاندی جیسی ہے جن میں نقد کمی بیشی اور اُدھار دونوں طرح ناجائز ہے۔ اس بنا پر گنا کی قیمت ۳۵ روپے کے بجائے ۳۰ روپے وصول کرکے سی پی آر دوسرے کے سپرد کردینا ناجائز ہے، البتہ برابری کی صورت میں جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ جس طرح کہ سونے چاندی کی خرید وفروخت نقد برابری کی صورت میں جائز ہے۔ تاہم اس میں یہ اشکال باقی رہتا ہے کہ سی پی آر میں اگر کوئی غلطی ہوئی تو جس کے نام یہ جاری ہوا ہے، خریدنے والے کو اس کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے، اس بنا پر مکمل قبضہ کی شرط نہ پائی گئی جو اسلامی خرید وفروخت میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

بعینہٖ یہی اشکال برابری کی صورت میں بھی وارد ہوتا ہے۔ اس بنا پر علی الاطلاق اس بیع سے احتراز کرنا چاہئے۔ لہٰذا ایسے حاجت مند کو چاہئے کہ شوگر ملز کے باہر ہی خریدار تلاش کرلے تاکہ بروقت اس کی غرض پوری ہوجائے۔ اور اگر سی پی آر پختہ کار گارنٹی ہے، کوئی بھی اسے کیش کراسکتا ہے یہاں تک کہ غلطی کی اِصلاح کرنا بھی اصل مالک سے رجوع کئے بغیر ممکن ہے یا اس کی احتیاج باقی نہیں رہتی تو اس صورت میں رقم کی برابری کی شکل میں کوئی کلام نہیں، ورنہ اصل یہی ہے کہ دع ما یریبه الی مالا یریبه، یعنی